انتخابی نتائج

بحران زدہ پاکستان۔ ایک نئے سیاسی بحران کے دوراہے پر

بالآخر ۳ فروری کو پاکستان میں عام انتخابات ہوگئے۔ پاکستان کے گزشتہ تمام انتخابات کے مقابلہ میں اس مرتبہ ووٹ کی شرح انتہائی کم رہی ہے۔ جو دس سے بیس فیصد تک ہے۔ پولنگ اسٹیشنوں پر مایوس کن حاضری تھی۔ اُجڑے اُجڑے بے رونق کیمپ، جمہوریت کے خلاف سراپا احتجاج اور اس نظام بد پر اپنے عدم اعتماد کے اظہار کا منہ بولتا ثبوت تھے۔ خود صدرِ مملکت نے ووٹ کا حق استعمال نہیں کیا۔ اور ۳ فروری کو الیکشن کمیشن کا دورہ کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ "شاید بار بار کے انتخابی عمل سے لوگ تنگ آگئے ہیں۔ اور اسی وجہ سے کم لوگوں نے ووٹ کا حق استعمال کیا۔ خود میں بار بار انتخاب میں حصہ لیکر تنگ آگیا ہوں۔" یہ صدر مملکت کی گفتگو ہے۔ اور انہوں نے یہ بات تسلیم کرلی ہے کہ عوام کی اکثریت انتخابی عمل سے الگ تھلگ رہی اور یہ جمہوری نظام اور سیاست دانوں کے خلاف عوام کا بھرپور عدم اعتماد تھا۔ عوام ووٹ کے تقدس کی حقیقت بھی جان چکے ہیں کہ یہ تقدس صرف ایک دن کا ہوتا ہے۔ جھوٹا تقدس..... جو کوئی بھی مقتدر کسی بھی وقت پامال کرسکتا ہے۔

انتخابی اکھاڑے میں اصل مقابلہ تو مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی میں تھا اور مسلم لیگ واضح اکثریت کے ساتھ اسمبلیوں میں پہنچی ہے۔ اے این پی اور ایم کیو ایم تیسرے درجے کی پارٹیاں ہیں۔ جو ملک گیر نہیں مگر سندھ اور سرحد میں ان کی نمائندگی مضبوط ہے۔ تحریک انصاف کی اوقات تو بالکل واضح ہے۔ مذہبی جماعتوں میں جماعت اسلامی نے دھرنا اور احتساب کی مہم کی وجہ سے انتخابی عمل کا بائیکاٹ کیا۔ جمعیت علماء پاکستان نے بھی حالات کا رخ دیکھ کر بائیکاٹ میں ہی عافیت سمجھی، جمعیت علماء اسلام نے اسلام کی بجائے جمہوریت پر یقین کرتے ہوئے انتخابی عمل میں بھرپور حصہ لیا اور اس کی "فتوحات" بھی قوم کے سامنے ہیں۔

امکان غالب یہی ہے کہ حالیہ انتخابات کے نتیجہ میں نواز شریف حکومت بنائیں گے۔ بے نظیر انتخابی نتائج پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے دھاندلی کا الزام لگائیں گی۔ اور باقی شکست خوردہ چھوٹی چھوٹی سیاسی جماعتوں کو پھر جمہوریت کی بحالی کے لئے اکٹھا کرنا شروع کردیں گی۔ یوں بحران زدہ پاکستان ایک نئے سیاسی بحران کے دوراہے پر ہوگا۔ اور پھر تحریک بحالیٔ جمہوریت شروع ہوجائے گی۔ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے سچ کہا ہے کہ "جمہوریت کی بحالی کے لئے ہم آدھا ملک گنوا بیٹھے"۔

مجلس احرارِ اسلام ایک طویل عرصہ سے اپنا یہ مؤقف بیان کر رہی ہے کہ جمہوریت ایک مشرکانہ اور کافرانہ نظامِ ریاست ہے۔ اس کے ذریعے نہ اسلام نافذ ہوسکتا ہے اور نہ اسلامی معاشرہ قائم رہ سکتا ہے۔ پاکستان کی دینی سیاسی جماعتوں کو اب تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ انہیں کس طرح انتخابی عمل سے نکال کر باہر پھینک دیا گیا ہے۔ اور ان کی حیثیت صفر کردی گئی ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ دینی جماعتوں کے رہنما مل بیٹھیں، پاکستان میں اپنے مستقبل اور سیاسی کردار پر غور کریں اور طے کریں کہ اسلام کا نفاذ اور ملک و قوم کی نجات..... جمہوریت میں نہیں جہاد میں ہے۔ جمہوریت نے انہیں بڑی ذلت کے ساتھ مسترد کردیا ہے اور دینی جماعتیں، جمہوریت پر ہزار لعنت بھیج کر اسے مسترد کردیں۔